



السلام علیکم !!!

Page | 2

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنف / مصنف کے نام اور
ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنف / مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر
اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔
نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائٹ کو درپیش
آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز آف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ
ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں
تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذریعہ کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Mere Khawab Reza Reza | By Haya Sheikh (Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

انشاء اللہ آپ کی تحریر دودن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔
تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : <https://web.facebook.com/groups/292572831468911/>

Website Url : <https://crazyfansofnovel.com>

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول!!!!!!

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Mere Khawab Reza Reza | By Haya Sheikh (Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

fb.me/CrazyFansOfNovel

میرے خواب ریزہ ریزہ

از قلم

حیات

زندگی نے اتنے دکھ دیئے ہیں مجھے شاید ختم ہی نہ ہوں۔ میں تو عورت تھی جس کا مطلب تھا ایسا کمرہ جہاں روشنی بھی نہ جائے سورج کی۔ کیوں میں نے تباہ کر لیا اپنے آپ کو؟ میں نے زندگی میں ایک بات سیکھی ہے ماں باپ کے علاوہ میرا کوئی اپنا نہیں۔ یا خدا مجھے معاف کر دے۔

وہ نیلی آنکھوں والی اب بہت دور نکل چکی تھی۔ جہاں سے واپسی صرف موت تھی۔

نوراٹھ جاؤ تم نے کالج نہیں جانا کیا؟ امی سونے دیں۔ دیر تک موبائل رات کو استعمال کرو گی تو یہی ہوگا۔ پتہ نہیں آج کل کی جزیشن کو کیا ہو گیا ہے۔ ماں باپ کی سنتی ہی نہیں۔ اللہ بھلا کرے اماں جان کا۔ کیسے ہم سب بہن بھائی نماز پڑھنے جاتے تھے۔ اور تمہارے ماموں مدرسے قرآن پاک پڑھانے جاتے تھے۔ امی اچھاناٹھ گئی۔ صبح صبح تقریر نہ کریں۔

نور تمہیں پتہ ہے کل رات مجھے وہ شو کی پان والوں نے ہزار کابینس بھیجا۔ سدرہ جو اس کی دوست تھی بچپن

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Mere Khawab Reza Reza | By Haya Sheikh (Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

آئی۔ ایک ہفتے سے وہ کلاس ٹیسٹ نہیں دے رہی تھیں۔ میڈم نے نور کو مخاطب کیا نور کل اپنی امی کو اپنے ساتھ لے کر آئے گا۔ میں چاہتی ہوں آپ کے گھر والوں تک رپورٹ پہنچے۔ بعد میں ہم ذمہ دار نہ ہوں۔

سدرہ اب کیا ہوگا؟ امی تو مجھے مار ڈالیں گی۔ تم چپ کرو۔ کوئی بہانہ بنادینا اچھا۔ وہ بابو ہے نہ رکشہ والا۔ اسے ملنے جانا ہے۔ کیوں کس لیے؟ تم میری دوست ہو تم میرے ساتھ چلنا۔ نور کو اب ٹینشن تھی اگر ماما آگئیں تو اس کی خیر نہیں۔ کیا ہوا کن سوچوں میں گم ہو تم؟ سدرہ نے نور کو بازو پکڑ کر ہلایا۔ اچھا سن وہ کل نامیں نے اپنی کچھ پرائیویٹ تصویریں سینڈ کی تھیں۔ ایک رانگ نمبر آیا تھا۔ ہیں۔ سدرہ کو جھٹکا لگا۔ تم نے سینڈ کیوں کیں پاگل؟ وہ نام مجھے بہت شرم آئی اس نے بھی مجھے سینڈ کی تھیں۔

شاہ سے تذلیل کے بعد اسکے جسم میں بہت درد ہو رہا تھا۔ شادی کو ایک ہفتہ ہی ہوا تھا اسکی یہ حالت ہو گئی تھی سترہ سال کی ہی تو تھی وہ نا سمجھ لڑکی۔ شاہ کب کا آفس جا چکا تھا۔ ایک گھنٹے بعد نیلی آنکھوں والی نہا کر نکلی۔ ہنی مون ایسا کسی دشمن کا بھی نہ ہو۔۔۔ کتنی خوش تھی وہ اپنی چھوٹی سی زندگی میں۔ اسکی دوستے کہتی تھی تمہارا شوہر تو بہت خوش نصیب ہوگا۔ پرانی باتوں کو سوچ کر اس نے جھر جھری لی۔۔۔ وہ سوچ رہی تھی شاہ فی تو کیا کرے۔ وہ لوگ دبئی کے کسی ہوٹل میں قیام پزیر تھے۔۔۔

نور بیڈ پر بیٹھی تھی اسکے لمبے سنہری بال کمر تک آرہے تھے۔ شاہ اسی وقت روم میں داخل ہوا۔ وہ کسی سے کال پر بات کر رہا تھا۔ بہت شکریہ آپ نے میرا کام کر دیا جی جی پیسے پونچھ جائے گے۔۔۔ نور نے سبز آنکھوں والے کو دیکھا۔ شاہ کی بات ختم ہوئی تو اسنے نور کو دیکھا جو اسکے دل پر پھجلیاں گرا رہی تھی۔ شاہ نور کے

پاس ہی بیٹھ گیا۔ اور پھر نور کو بیڈ پر دھکا دیں کر اس پر جھکا۔ جو کارنامہ تم نے کیا تھا نہ وہ مٹا چکا ہوں۔۔ تم میرے لیے طوائف ہی ہو جو گھر بیٹھ کر سوشل میڈیا پر چلتی ہے۔۔۔

اتنے سخت لفظ سن کر نور نے شاہ کو کہا

آپ ایسا کیسے کہہ سکتے

شاہ یہ کہتے ہوئے نور کی آواز تیز ہو گئی۔۔، آواز نیچی رکھ دو ٹکے کی لڑکی یہ کہتے ہوئے شاہ نے نور کی کلائی مروڑ دی۔

زیادہ درد ہو رہا ہیں اب تمہیں زبان چلانے سے پہلے سوچا کرو میرے سامنے آواز نیچی رکھا کرو حلق سے کہینچ لوں گا۔۔۔

یہ کہتے ہوئے اس نے نور کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ جاؤ اپنا روناد ہونا بند کرو۔ نور کے آنسو روکنے کا نام نی لے رہے تھے۔ پری

واش روم گئی جب کافی حد تک نارمل ہوئی تو روم میں آگئی۔ شاہ ٹیلی وٹون دیکھ رہا تھا ادھر او میرے پاس شاہ نے نور کو بلایا۔ نور اپنی جگہ سے نہ ہلی تو وہ بیڈ پر اگیا کیا مسئلہ ہے تھمے بتاؤ مجھے اور نور کو گود میں اٹھالیا نور اس کا ارادہ سمجھ چکی تھی۔۔ صبح تو اس نے غسل لیا تھا۔ شاہ بات سنے ابھی مینے غسل لیا ہیں رات سے 2 بار۔۔۔۔۔ شاہ کو غصہ اگیا ہاں تو تمہارے پاس نہ آؤ تو حرام طریقہ اپناؤ کیا بتاؤ مجھے۔۔۔۔۔

⊖⊖⊖⊖ . اب تمہاری طرح پیکس ایکسچینج کرو

یہ کہتے ساتھ ہی نور نے رونا سٹارٹ کر دیا۔ شاہ نے 3 گھنٹوں اسے اذیت دی۔ جسے اسکی روح گھائل ہو گئی

نور نماز پڑھ رہی تھی۔ شاہ اب تک سو رہا تھا۔ اس کی وجہ سے نور کی نماز مس ہو گئی تھی۔ اب وہ عصر پڑھ رہی تھی۔ ہاتھ اٹھے تو خود بخود آنسو نکل آئے۔ یا اللہ مجھے معاف کر دے اور میرے گناہوں کو۔ تو پروردگار ہے معاف کر دیتا ہے۔ مگر یہ انسان نہیں۔ شاہ ایک دم سو کر اٹھا۔ نظر نور پر گئی جو اشتک بہا رہی تھی۔ دپٹہ گول سٹائل میں لپیٹا ہوا تھا۔ دل نے کہا اعتبار کر لو مگر مرد ذات وہ ہے جب دل میں شک آجائے دنیا کی کوئی طاقت اسے نہیں نکال سکتی۔

نور اور سدرہ بابو سے ملنے گئے۔ بابو کی نظر بہت گندی تھی۔ نور کو ایک دفعہ دیکھ کر اندازہ ہو گیا تھا۔ نور اور سدرہ واپس جا رہی تھیں۔ سدرہ نے نور کو کہا نور تم ہمارے گھر آنا کل۔ مل کر پڑھائی کریں گے۔ یہ بات سن کر نور کو شوک لگا۔ ابھی وہ بات کر رہی تھی امی کی کال آگئی نور کے موبائل پر۔ جی امی بس آرہی ہوں یہ کہتے ہوئے پری نے فون فوراً بند کر دیا۔

سدرہ ایک بات کہوں سدرہ جو بہت خوش تھی۔ بابو نے پانچ ہزار کانوٹ دیا تھا اسے۔ جی میری پری جان بولو۔ یار تم ایسے لوگوں سے ملنا بند کر دو۔ نور نے سدرہ کو آرام سے کہا۔ سدرہ کو لگا وہ جیلس ہو رہی ہے۔ اچھا چھوڑو تم۔ ان پیسوں کی شوپنگ بھی کرنی ہے۔ کل تم میرے گھر آ جانا مل کر پڑھائی کریں گے۔ بے شک میرا رب دلوں کا حال جانتا ہے۔

نور بیٹا آگئی تم۔ بیٹا بہت دیر لگا دی۔ ابو پوچھ رہے ہیں تمہارا۔ ہاں امی کچھ ایکسٹرا کلاس تھی۔ وہ میڈم کا فون آیا تھا ایک دم پانی پیتے ہوئے نور کی سانس اٹکی۔ کہہ رہی تھیں نور پڑھنے والی بچی ہے۔ اور محنت کی ضرورت ہے۔ یہ تم واٹس ایپ الا بلا فیس بک چھوڑ کر کرو۔ خیر سے میڈیکل میں ایڈمیشن ہو جائے گا تمہارا۔ اور

شاہ اور نور پاکستان آگئے تھے۔ یہ گھر بہت بڑا تھا۔ شاہ نے نوکروں کی فوج ہٹا کر سارا کام نوکروں پر ڈال دیا تھا۔ بی جان جو کہ شاہ کی داد و تھیں۔ شاہ کے ماں باپ کا بچپن میں انتقال ہو گیا تھا۔ نور کپڑے دھور ہی تھی جب ملازمہ نے بتایا۔ شاہ صاحب کہہ رہے ہیں ناشتہ کر لیں۔ اچھا ابھی تو میرے کپڑے گیلے ہیں۔ شاہ کو بولو تھوڑی دیر میں آتی ہوں۔

ملازمہ نے اتنا ہی جا کر کہا شاہ اوپر فلور میں آگیا جہاں نور کپڑے دھو رہی تھی۔ تمہیں میری بات سمجھ نہیں آتی۔ ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا شاہ میں کپڑے دھو۔۔۔۔۔۔۔۔

چٹا خان ایک تھپڑاس کو مارا۔ جس پر نور در دے بس سوچتی رہ گئی۔ پانچ منٹس میں اپنی حالت درست کر کے نیچے آو۔ اور پانچ منٹس کا مطلب ہے تمہارے دو منٹس۔

شاہ نے اپنی موجودگی نور کو ناشتہ کروایا۔۔ نور جو کے پلیٹ میں چھج ہلارہی تھی شاہ کو یہ دیکھ کر غصہ آیا۔۔
تھپڑ کی وجہ سے اسکا گال سرخ ہو چکا تھا جس کا نوٹس شاہ نے بھی لیا تھا۔ جلدی کھانا کھاؤ اور اوپر جاؤ۔۔ نور
نے ایک کپ چائے پی اور شاہ ناشتہ کر کے جانے لگا شاہ کے جانے کے بعد بی جان کو ناشتہ کروایا۔۔ اور
کپڑے دھو کر سارے مکمل کیے۔۔

* * * * *

نورا بھی کچن میں آپی تھی کے ملازم نے بتایا شاہ جی کال پر بلارہے ہے۔ نور جلدی سے کال پک کرنے لگی

جی شاہ۔۔

کہا تھی شاہ نے غصہ میں کہا
وہ میں کپڑے۔ دھور ہی تھی
اچھا اچھا بس کرو میرے کوچہ دوستوں کا کھانا تیار کر کے بھیج دینا 2 بجے تک۔۔ اسنے کلاک میں ٹائم دیکھا
10 بج رہے تھے۔۔ اور 10 لوگوں کا کھانا بنانا
فون پر سے شاہ کی آواز گونجی۔
اوکے بنادو گی
اور کوئی غلطی نہ ہو انجام جانتی ہو

اور کسی چیز کی ضرورت ہو گا رڈ کو کہ دینا
ٹھیک ہے

وقت کم تھا نور نے کو فتنے بریانی بنگلے کا سالن
قیمہ تیار کر کے پیک کروا کے آفس بھجوا دیا

شاہ میر کھانے کا ذائقہ بہت مزے کا تھا۔ کس نے بنایا تھا شاہ کے دوست نے پوچھا جو کے اسکا بچپن کا دوست
تھا علی اسے بہت سالوں بعد ملا تھا شاہ کو اسے دیکھ کر حیرت بھی ہوئی تھی۔ بچپن ایک دوسرے کے ساتھ
گزارا تھا

بہت دیر بعد میر نے جواب دیا تمہاری بھابی نے۔۔۔ وہاں شاہ تم تو بہت لکی ہو بھابی اور تم کبھی چکر لگانا ہماری طرف۔۔۔

ہاں میں اوگا

تم اور بھابی جان آجانا۔۔۔ نور کے نام پر شاہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔۔۔ friday چلو پھر کو نفرم ہو اسی نور بی جان کی گود میں سر رکھ کر لیٹی ہوئی وی تھی کب نیند کی وادی میں اتر گئی پتا بھی نی چلا۔۔۔ اماں میں نے کل سدرہ کی طرف جانا ہے۔ تم جانے دوں گی۔ تمہیں تو پتا تو ہے اپنے ابا کا۔ ان سے پوچھ لیں۔ ابا جو کہ کھانا کھا رہے تھے نور نے ابا کے گلے میں بانہیں ڈالیں۔ اور لاڈ سے کہا۔ ابا کل میں نے سدرہ کی طرف جانا ہے۔ اور رات کو بھی وہاں رکنا ہے۔ ہم نے مل کر پڑھائی کرنی ہے۔ بیٹا رات کو تم وہاں نہیں ٹھہر سکتی۔ ایسا کرو سدرہ کو یہاں بلا لو۔ ٹھیک ہے ابا تھینک یو سو میچ۔



نور جب شاہ کو پورے گھر میں نظر نہ آئی۔ تو وہ بی جان کے کمرے میں چلا گیا۔ بی جان۔ اس نے سلام کیا۔ آ جاو بیٹا۔ نور بیچاری بہت تھک گئی تھی۔ اب سارا کام کر کے سوئی ہے تم بھی جا کر آرام کرو۔ اس بچی کو میرے پاس سونے دو۔



او کے اماں۔ جب وہ ان سے ناراض ہوتا تھا تو اماں کہتا تھا۔ بی جان نے بھی یہ بات محسوس کی پر انہوں نے خیال جھٹک دیا۔



سدرہ اور نور نے خوب شاپنگ کی۔ سدرہ نے کچھ ڈریسز نور کو بھی دلوانے چاہے۔ پر اس نے انکار دیا۔ سدرہ بات سنوا بھی وہ تھک ہار کر کسی ریسٹورینٹ میں آئے تھے۔ ہاں بولو نور۔ یا ایک لڑکا میری تصویریں مانگ رہا ہے پرائیویٹ کردوں کیا۔ ہاں کر دو لیکن بی کیئر فل۔ پیسے لوٹ لینا۔ اچھا بابا مجھے تو ڈر لگتا ہے۔ میں اسے فیس بک سے بلاک کردوں گی۔ نایا کیوں کرو گی تم؟ تمہیں پتا ہے بابو، پپو تمہارے حسن پر مرتے ہیں۔ کہتے ہیں سیٹنگ کروادو۔ شٹ اپ سدرہ۔ میں نے کوئی سیٹنگ نہیں کرنی ایسے آوارہ لوگوں سے۔ ہاں تم گھر آ جانا اور اکر پڑھنا ہوا تو۔۔۔۔



نہیں میں نہیں آسکتی۔ سدرہ کا موڈ خراب ہو چکا تھا نور کے سکوک کی وجہ سے۔ واہ بہت اچھی تصویریں آپ کی نور۔ تھینک یو۔ نور نے مسنجر پر لکھا کسی نواب آئی ڈی پر۔ نور نام بہت پیارا ہے آپ کا۔ تھینک یو ساری رات بات کرتے ہوئے گزر گئی۔ ابا کو اس بات پر تسلی تھی نور جاگ رہی ہے پڑھ رہی ہے۔ افسوس۔ جس گھر میں مائیں بیٹیوں سے پہلے سو جاتی ہیں۔ وہاں یہی حال ہوتا ہے۔ ایک ادیب کا مقولہ۔

نور کلاس لے کر گھر جا رہی تھی۔ سدرہ آج چھٹی پر تھی۔ ایک بلیک کار نے اس کا پیچھا کیا اور اس کے گھر کا تعاقب کیا۔۔۔۔



بی جان فجر کی نماز پڑھ رہی تھی۔۔۔ فجر کی اذان حیا کے کان میں گئی تو نور اٹھ گئی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد سمجھ آیا

رات وہ بی جان کے پاس ہی سو گئی تھی بی جان کنماز سے فارغ ہوئی ہوئی تو نور کو بیڈ پر لیٹے دیکھا اٹھ گئی بیٹا۔۔۔ ماشاء اللہ چلو نماز پڑھ لورات شاہ میر آیا تھا۔ شاہ کے نام پر نور کا دل دھڑکا۔۔۔

نور نے نماز پڑھی اور نہا کر پنک کو لڑکا خوبصورت ڈریس پہنارات جلدی سونے کی وجہ سے اسنے شاہ کے کپڑے استری نی کیے تھے۔۔۔ نور کپڑے پر یس کر رہی تھی کے شاہ اسکے بچہ قریب آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔ اور اسکی خوش بو اتارنے لگا اپنے وجود میں۔۔۔ نور گھبراہٹ کا شکار تھی۔۔۔ آپ کب اٹھے شاہ وہ بس اتنا ہی پوچھ سکی۔ جب تم بی جان کے کمرے میں سو رہی تھی۔۔۔ نور نے آنکھ نیچے جھکائی ہوئی تھی شرم سے گلابی ہو رہی تھی

شاہ جب کے اسکو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ آئندہ تم بی جان کے پاس نہیں سونے جاؤ گی میری بات ***** سمجھ آئی۔۔۔ عجیبی ٹھیک ہیں

نو کو اسکی قربت سے گھبراہٹ ہو رہی تھی شاہ اسکا راستہ روکے کھڑا تھا نور نے شاہ سے التجا کی مجھے جانے دیں کسے جانے دو جانے من۔ شاہ نے نور کے بال پھیچے کیے اور نظر اس کے گردن کے تل پر گئی۔ اور نور کو بھاؤ میں بھر لیا

کمرے میں نور کی سیسکیاں گونجی

بچے نور کی آنکھ کھولی تو شاہ اسے کہی نظر نی آیا و اشروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔۔۔ 5 منٹ بعد 10

شاہ روم میں آیا کتنا سونے کا ارادہ ہے موثر مہ کا آج بتا ہی دو نور کہنا چاہتی تھی اس سب کا زیممدار وہی ہے
مخلص سوچ کر رہ گئی۔۔۔

لگانے کا ارادہ ہے جو دیکھ رہی ہوا اٹھو اور ناشتہ بناؤ۔ نور رومس سے جانے لگی شاہ نے 1 کیا سوچ رہی ہو نظر
رو کا ایک منٹ۔۔۔ یہ کپڑے لیتی جاؤ دھو دینا شاہ نے نور کو کپڑے پکڑاے۔۔۔
.. ?

اماں نے مشین لگائی ہوئی تھی نور گھر میں داخل ہوئی
آ جاؤ بیٹا کپڑے دھو لو الو

ہاں ہاں شروع ہو جاؤ آپ

ابھی اتنا دماغ کھپا کے آئی اور آپ شروع ہوں گئی

😊😊😊😊

اچھا اچھا بس کرو اب

. مجھے کھانا دو بھوک لگ رہے ہیں جلدی کرو اماں

اچھا ٹھیک ہے رو کو تو صحیح کبھی نہیں ٹھیک ہوگی

گھر کے کام سیکھ لو سسرال جا کر کیا کرو گی میرا نام نا خراب کرنا. اماں میں نے کوئی سسرال نئی جانا.. بیٹی تو
پرانی ہوتی ہیں جانا ہے پڑتا ہے بیٹا... اور وقت آنے پر نور کو بہت کچھ فیس کرنا تھا وقت سب بدل دیتا ہے



چھٹاک

ابا نے نور کو تھپڑ مارا دوسرا تھپڑ مارنے ہی لگے تھے نور کی اماں چھوڑ دواس جیسی اولاد کا مرنا ہی بہتر ہے نور

کے ابا ہوا کیا ہوا ہے؟ جو ان اولاد پر ہاتھ نئی اٹھاتے

انہوں نے موبائل آگے کیا جسے دیکھتے ہیں اماں نے دل پکڑ لیا



اماں کو ہارٹ اٹیک آیا تھا

سدرہ کی باتوں میں آکر نور نے جو پکچرز بھیجی تھے وہ پورے سوشل میڈیا کی زینت بنی ہوئی تھی

نور اللہ سے رورو کے اپنی ماں کی صحت کے لئے دعا مانگ رہی تھے



اک دم ڈاکٹر آئی. سی. یو سے باہر آئے

سوری ہم آپ کے پیشینٹ کو نئی بچا سکے . . ?

نور کی ماں اسکا سب کچھ اس دنیا سے لٹ گیا تھا

نور کو تو جیسے صدمہ لگ گیا تھا جب اسکی ماں کا جنازہ اٹھایا جانے لگا وہ بہت روئی ابا اُس سے خفا تھے لیکن باپ تو

تھے. نور سے مل کر بہت روئے



اماں کی وفات کو 20 دن ہو گئے تھے نور کالج بھی نہیں گئی تھے موبائل اسکا بند تھا ابا تو اُس سے بات ہے نا

کرتے تھے خاموش ہو گئے تھے گھر سے نکلنا سب مشکل ہو گیا تھا.... نور نے اس عرصے میں اپنے آپ کو اللہ کے قرے ب کر لیا تھا

♥♥♥♥ نور اپنی قسمت پر روتی تھے کاش اُس نے یہ قدم نا اٹھایا ہوتا.... اماں زندہ ہوتی سدرہ سے اُس کا کوئی رابطہ نہ تھا اسکی اماں لیکن آئے تھے اور نور کی اماں کا افسوس کر کے چلی گئی تھے اور اسکی روح بھی گھائل کر گئی تم سے اک بات پوچھو سدرہ کی امی نئے کہا تمہاری وہ نیٹ پر کیا کہتے ہیں ہاں وہ فیس بک پر گندی تصویر نور کو ایسی لگا وہ الفاظ تھے یا تیر وہ روتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی



ابا نے سارا کاروبار بیچا اور اک نئے گھر میں شفٹ ہو گئے ابا نے اسکی پڑھائی بی ختم کر ڈی اک دن نور کا رشتہ آیا اور ابا نے نا اُس سے پوچھا بس نکاح کی شام کو لال جوڑا دیا . . ? اور گاؤں کی سامنے کسے نامعلوم شخص سے اسکا نکاح کروا دیا. نام بی اُس شخص کا نہیں پتہ تھا جس سے منسوب ہونا تھا نکاح کے وقت پتہ چلا

اور قبول ہے کے وقت نور کے آنسو نکل پرے

نور جو سمجھ رہی تھے صرف نکاح ہو گا رخصتی کا شور مچا نور کے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے



آی ڈی کونہ بھیجتی نہ یہ fake نور کمرے میں بیٹھی تھی اپنی قسمت کو رو رہی تھی کاش وہ تصویرے اس سب ہوتا۔۔۔ نور کے ابا کمرے میں داخل ہوئے

بیٹا جو ہو گیا اب اسے بدلہ نہ جاسکتا میرے لیے تم آج سے مرگئی شاہ بہت اچھا لڑکا ہے اب اسی کے ساتھ تمہاری زندگی گزرنی ہے مجھے کوئی شکایت نہ سنے کو ملے۔۔۔ آی سمجھ

جج جج جج جی ابا میرا جنازہ ہی اٹھے گا اب اس گھر سے

اور پلزم مجھ سے کوئی رشتہ نہ ٹوڈے۔۔۔ میں مر جاؤ گی۔۔۔

ابا کمرے سے چلے گئے اور نور زمین پر نیچے بیٹھ تھی چلی گئی

****☹☹☹☹☹☹☹☹☹☹

شاہ کے ساتھ نور نے اپنی آنے والی زندگی میں قدم رکھا وہ گاڑی ڈرائو کر رہا تھا ساتھ نور بیٹھی تھی راستہ

خاموشی سے کٹ گیا اور گاڑی ایک بنگلے نما گھر میں اینٹر ہوئی

اسے خواب پورے بھی ہو جاتے ہے نور نے سوچا۔۔۔ گھر میں جاتے ہی نوکروں کی فوج تھی۔۔۔ اور وہاں

نور ایک خاتون سے ملی جسے سب بی جان کہتے تھے۔۔۔

بی جان یہ میری بیوی ہے ماشاء اللہ بی جان نے نور کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔ نور نے اپنے مجازی خدا کو دیکھا

۔۔۔ لگتا تھا اس خاتون کو یہ ساری کروائی پتا تھی اس لئے اچانک ہونے والے نکاح پر کوئی رد عمل اور ناراضگی

کاتاثر نہ دیا



دودن سے شاہ کو اسنے نہ دیکھا تھا سارا دن نور اس محل نما گھر میں فارغ رہتی۔۔۔ بی جان سے اسکی دوستی ہو گئی تھی انہونے بتایا تھا وہ شاہ میر کی دادی ہے شاہ کے والدین کا انتقال ہو گیا تھا ایک حادثے میں اور بی جان ابا کو بھی جانتی تھی۔۔۔ بی جان آپ سے ایک بات پوچھو
ان ساری باتوں میں اسنے ایک سوال کیا۔۔۔

شاہ میر سخت مجاز ہے کیا
ہاں بیٹا شاہ اصول کا پکا ہے۔۔۔



نور اتنے دنوں سے بور ہو کر تنگ آ گئی تھی اس کمرے میں ہر سہولت تھی نور نے نہا کر بلیک کلر کا خوبصورت سوٹ لو ان کا پہنا۔۔۔ اور ریڈ کو لر کی ڈارک لیپ سٹک لگائی وہ ابھی اپنا جائزہ لیں رہی تھی شے میں شاہ کمرے میں آیا۔۔۔

نور نے اسکو دیکھ کر دوپٹہ لیا اپ پپ

ہاں میرا گھر ہے میرا کمرہ ہے کیوں میں نی آسکتا

شاہ قریب آتا جا رہا تھا اور نور پچھچھے اب مزید راستہ نی تھا نور کے پاس پچھھے دیوار تھی شاہ نے دیوار پر بازو رکھا میری بات سنو تمہارے سارے کرتوت مجھے چھپے ہوئے نہیں ہے۔ شاہ نے اسکے ہونٹوں کو بے دردی سے مسل دیا جس سے اسکی لیپ سٹک پھیل گئی۔ آنسو ٹپ ٹپ جاری ہو گی نور کے اسکی سانسوں کی شدت نور محسوس کر سکتی تھی



حد میں رہو گی اچھا ہے ایک دم شاہ نے نور کے بالوں کو جو کے ٹیل میں قید اونچی پونی بنائی ہوئی تھی اسکو زور سے پکڑا۔ مجھے درد ہو رہا ہے چھوڑے



اگر تمہارا باپ جھولی نہ پھیلاتا تو یہ شادی کبھی نہ کرتا
بھی سمجھ آگئی نہ realted اور میری ایک اور بات اس گھر کے سارے کام تم کرو گی مجھے



جج جی آگئی ہاں جلدی جاؤ میرے کپڑے پر لیس کرو اور ہاں یہ حالت ٹھیک کرو



نور نے سوچا 😊😊😊 موت میری تقدیریں نہیں



ایک گھنٹے بعد نور روم میں آئی شاہ بیڈ پر لیٹا تھا نور صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔ جب کافی دیر بعد نور نہ آئی شاہ نے خود کلام کیا۔



کیا ساری رات صوفے پر بیٹھنے کا ارادہ ہے ڈرتے ڈرتے نور بیڈ پر تک گئی۔ شاہ نے اسکا ہاتھ کھینچا اور نور کو گرا لیا

چپ مزید آنسو فی میں بہت تھا کاہو پریشان مت کرو
شاہ چپ میرا ساتھ دو اور کمرے کی لائٹ اوف کر دی



فجر پڑھنے نور اٹھی سب سے پہلے وہ فریش ہوئی۔۔

شاہ بھی نماز پڑھ کر بیڈ پر اس کے ساتھ برجمان ہو گیا

روکیوں رہا ہی ہو اب کیا کہ دیا۔ کیا مصیبت ہے۔۔

تمہارے کوچہ حقوق تھے مجھ پر اس میں رونے والی کیا بات ہے۔ ایک دم اسکا لہجہ سخت ہوا ویسے سوشل میڈیا پر اسی کام کے لئے اپلوڈ کرتی تھی نہ اب یہ چیز شرعی مل رہی ہے ثواب سے تو مگر مجھ کے آنسو شور و ہو گئے تمہارے

اتنے دن میں گھر نی آیا شوہر سے پوچھا بھی نی

وہ اسے پوچھنا چاہتی تھی جب سے آیا ہے ازیت ہی دیں رہا ہے اچھا بس کرو اور ادھر او



مجھے جگانمت میں 11 بجے اٹھوگا بہت تھکا ہوا ہوا البتہ تم میرے پاس او جب میں سو جاؤ تو جا کر کام شور و کرنا ابھی او

وہ تو جسے کوچہ سن ہی نی رہی تھی

اسنے اسے بازو سے پکڑ کر ہلایا کن سوچو میں گم ہو

ہوش کی دنیا میں آگئی ہو تو میرے پاس او آدھے گھنٹے بعد شاہ سو گیا تھا اور اسکو اسے پکڑ رکھا تھا جسے چھوٹا بچہ

۔ اور اس کے بالوں میں منہ دیں کر نیند کی وادی یں اتر چکا تھا۔



نور نے نیچے آنے کے بعد سارا کام شروع کیا... اور کچن میں برتن دھونے لگی۔ کہا عادت تھی اسے گھر کے

کاموں کی 2 گھنٹے میں برتن دھونی کے بعد فارغ ہوئی

! ملازمہ نے بلا لیا بی بی جی شاہ صاحب بلا رہے ہیں

ہاں آتی ہو 12 بج چکے تھے

اسنے جلدی سے انڈا بنایا اور پرائٹھا

پرائٹھا کی شپ کسی ٹرائی اینگل سے مل رہی تھی اور چائے میں پتی زیادہ ڈال دے جلد ہی سے ناشتالے کراؤپر

گئی اور ٹیبل پر رکھ دیا

شاہ جو کے موبائل پر بزی تھا کسی کے ساتھ کال پے ناشتا دیکھا تو نور کو بلایا

یہ کیا بنایا ہوا ہیں تم نے

ناشتا 🐱🐱🐱

ایسا ہوتا ہے ناشتا وہ چلایا 🐱🐱

کیوں کیا ہوا اسنے اسکا منہ دبوچ لیا 😞

وہ دراصل مجھے کوکنگ نہیں آتی 😞

. وہ ہنسا اچھا میڈم کو بس پکچرز بھیجی آتی ہیں

اور کیا کر رہی تھی تم کیا کیا تفصیل بتاؤ

سارے گھر کے برتن دھولے اور کپڑے ابھی دھونے ہے؟

جاؤ نسرین کو بلاؤ



وہ جلدی سے نسرین کو بلا کے لائی۔

جی سرکار اپنے یاد فرمایا

ہاں بی بی جی کو کوکنگ سکھاؤ

جی ٹھیک ہے



ملازمہ کے جانے کے شاہ نے بیلٹ نکالی اور نور کو مارنے لگ گیا

شاہ رک جائے

جب وہ مار مار کر ہلکان ہو گیا

کمرے سے چلا گیا



شاہ رات کو 11 بجے روم میں آیا تو نور سب کچھ بھلا کر کام میں لگ گئی تھی شاہ کے جانے کے بعد اس نے

نسرین سے کوکنگ کی ساری ترکیب لکھوائی



اسکے پورے جسم میں درد تھا لیکن ہمت برقرار رکھی

ابا تو نکال کرتے تھے وہ یتیم ہو چکی تھے اک غلطی کی وجہ سے
شاہ بیڈ پر آگیا اور لیٹ گیا نور نے اسے انور کیے ہوا تھا
کس بات کی اکڑ دیکھا رہی ہو تم
. میں کسی چیز کی نہیں دیکھا رہی؟ وہ الماری میں پریس یونیفارم شاہ کی رکھتے ہوئے بولی



تم بد کردار ہو شاہ نے اٹھ کر اسکی بازو دبوچی
میں بد کردار نہیں، ہاں غلطی ہوئی ہے مجھ سے
. اگر میں بد کردار ہوتی تو یہاں کھڑی نا ہوتی ثبوت ہے آپ کے پاس

وہ اسکو لا جواب کر گئی
زبان بند رکھو بے غیرت لڑکی ماں باپ کو کھا گئی
سوشل میڈیا کی زینت بنی تم
یہ کہتے ساتھ ہے اس نے نور کو دو تھپڑ مار دیئے
نور رونے لگی اور شاہ نے بیڈ پر دھکا دیا

شاہ مت کریں پلیز
میری طبیعت نہیں ٹھیک
اور کمرے میں سسکی گونجی

شاہ کی چھاتی کے بال اسکی مردانگی ظاہر کر رہے تھے جو نور نے روتے ہوئے پھیچے کیا



کیا مرد کی سوسائٹی ہے یہ؟

عورت کی کوئی عزت نہیں

ہاں میری عزت میں نے تباہ کر لی خود کو برباد کر لیا؟؟؟



(present) پرزینٹ

نور کل تم تیار رہنا ہم نے میرے دوست کی طرف پارٹی میں جانا ہے جی اچھا جان رات کو

آج یہ اتنے خوش کیوں ہیں نارات کو کوئی دل آزاری کی اور اب انکا خوش گوار موڈ خیر مجھے کیا

شکر ہے یہ بھی مسکراے ورنہ تو صبح صبح شروع ہو جاتے تھے

بی جان کو ناشتا کروانے کے بعد اس نے شاہ کا ناشتا تیار کیا

اور خود اسکے ساتھ ناشتا کیا

کیوں کے یہ شاہ کا حکم تھا

نور کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے شاہ نے اس کے ساتھ اچھا نہیں کیا تھا اسے شاہ سے پوچھنا تھا کہ یا تو اسے

کی توقع نہیں تھی۔۔۔ گھر 10 Bed attitude چھوڑ دے یا اسکا فیصلہ سنا دے اسے شاہ سے ایسے

منٹ کے فاصلے پر تھا وہ چل کر چلی گئی تھی۔۔۔ اسے بہت رونا آ رہا تھا اس سے اچھا وہ مر جاتی قسمت نے کیا

کھیل کھیلا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Mere Khawab Reza Reza | By Haya Sheikh (Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>



گھر وہ پہنچ گئی تھی اور سیدھا کمرے میں گئی تھی شاہ کمرے میں ہی تھا اور بیٹھا زمین کو گھور رہا تھا۔
آپ نے اچھا نہیں کیا شاہ میری کیا غلطی تھی کہ آپ مجھے ایسے چھوڑ آئے اگر میں گھر نہ پہنچتی تو کیا ہوتا وقت دیکھا ہے آپ نے؟؟ نور نے روتے ہوئے شاہ کو مخاطب کیا تھا۔ شاہ اب اٹھ کے اس کے پاس آیا تھا جو کہ
(٩) صوفیہ پہ بیٹھی روئی جا رہی تھی

نالے کر جاتے آپ مجھے اس سے تو اچھا ہے آپ مار دیں مجھے (٩) آپ کے کہنے پہ میں نے منہ بھی دھویا
آخر کیوں اتنی اذیت دے رہے ہیں آپ مجھے؟ نور نے روتے ہوئے اچانک شاہ کا گریبان پکڑا تھا۔
چھوڑو میرا گریبان تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی؟ آج تک کسی کی ہمت نہیں ہوئی میرے ساتھ ایسی حرکت
کرنے کی۔ شاہ نے انتہائی غصے سے کہا تھا۔

میں کروں گی ایسی باتیں آپ بتائیں جواب دیں مجھے؟ گریبان ابھی تک نور کے ہاتھ میں تھا۔
چپ آواز نیچی رکھو اس گھر میں ملازم ہیں اور بی جان ہیں اگر انہیں تمہارے کر تو توں کا پتا چل جائے تو وہ
برداشت نہیں کر سکیں گی اس لیے چپ ہی رہنے دو مجھے۔ شاہ نے اپنا گریبان چھڑواتے ہوئے کہا تھا۔
ہاں بتائیں کیا ہوں میں آج بتا ہی دیں آپ مجھے طوائف کہتے ہیں نارے طوائف بھی جسم فروشی کے پیسے
لیتی ہے میں نے کب آپ کو اپنے پاس آنے سے روکا؟ آپ نے کتنا ظلم کیا مجھ پہ بتائیں۔ میرے جسم سے
آپ کھیتے ہیں میری روح کو روز گھائل کرتے ہیں۔ کیوں کرتے ہیں آپ میرے ساتھ ایسا؟؟ مجھے صرف
عزت چاہیے آپ سے پیار بے شک نا کریں پر عزت تو کریں میری

عزت کے بغیر گزارہ ممکن نہیں میں تنگ آگئی ہوں۔۔

☹️☹️ نور روتے روتے بے حال ہو چکی تھی

آج تم کچھ زیادہ نہیں بول رہی؟ خیریت ہے زبان کیوں چلا رہی ہو؟؟ زیادہ دور تو نہیں چھوڑ کے آیا تھا میں۔۔ شاہ نے نور کو اپنے حسار میں لے کے اپنے قریب کیا تھا۔۔ تم نے طوائف کی مثال دی تو سنو طوائف بھی وہ سارے کام کرتی ہے جو تم سوشل میڈیا پر کرتی تھی۔ تم نے اپنے ماں باپ کو دھوکا دیا اگر اتنی آگ لگی ہوئی تھی تو پڑھائی چھوڑ کے شادی کروالیتی۔۔ اور میں تمہیں منہ لگانا بھی پسند نہیں کرتا آئی سمجھ؟ میں صرف تمہیں تمہارا حق دیتا ہوں کہیں تم باہر جا کر منہ نہ مار لو۔۔ شاہ نفرت سے بول رہا تھا اور نور نے شرم سے آنکھیں میچ لی شاہ نے بہت گندی بات کی تھی

شاہ نے اسکی کمر کے پیچھے ہاتھ لے جا سکے ڈریس کی زپ کھول دی تھی۔۔

Change ur dress in one minute

اور جانو سو جانو جا کے مجھے ڈسٹرب مت کرو۔ شاہ نے اسے دھکا دیا تھا۔۔

نور روتے ہوئے واشروم کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔ چینج کرنے کے بعد وہ خاموشی سے بیڈ کی دوسری سائیڈ پہ آ کے لیٹ گئی تھی۔۔ نیندا اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی جب کہ اسکے ساتھ لیٹا شخص اس سے بے خبر سوچکا تھا۔۔ نور نے وہ ساری رات روتے ہوئے گزاری تھی۔

نور کی ساری رات جاہ کے گزری تھی فجر کی نماز ادا کرتے ہوئے وہ اپنے رب کے آگے پھوٹ پھوٹ کے۔۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ دوبارہ بیڈ پہ آ کے بیٹھی اور گزرے وقت کو سوچنے لگی ☹️☹️ رودی تھی

-- شاہ اب اٹھ چکا تھا اسکی نظر نور پہ پڑی جو گم سم بیٹھی ہوئی تھی۔۔ کیا ساری رات یہاں بیٹھ کے ماتم کرتی رہی ہو؟؟ شاہ نے چڑھ کے پوچھا تھا۔ اٹھو جا کے ناشتہ بناو میرے لیے مجھے آفس جانا ہے۔ شاہ نے اسے بازو سے پکڑا تھا کہ نور نے اچانک اپنا بازو چھڑوایا تھا۔ آپ ہاتھ مت لگائیں مجھے۔۔

Shut up ..

تم کون ہوتی ہو مجھے روکنے والی؟؟ شاہ کو غصہ آیا تھا اور یکدم نور کو بالوں سے پکڑ کر اس کے ہونٹوں پر اپنے تسم رکھ دیئے تھے۔۔

آگئی عقل ٹھکانے؟؟ تمہیں میں نے بس اسی کام کیلئے رکھا ہوا ہے۔ شاہ نے نور کو پرے دھکیلتے ہوئے کہا تھا۔۔ اب جائو جا کے ناشتہ بناؤ میں فریش ہونے جارہا ہوں۔۔

نور کو لاچار اٹھنا پڑا۔۔

کچن میں جا کر جلدی ناشتہ تیار کیا شاہ کا ناشتہ لگا کے وہ بی جان کے کمرے میں ان کا ناشتہ دینے گئی۔۔

نور بیٹا تم ٹھیک ہو آنکھیں کیوں سو جی ہوئی ہیں بچے؟؟ طبیعت ٹھیک ہے؟

بی جان نے نور کو دیکھتے ہوئے پریشانی سے پوچھا تھا۔۔

-- نور بچے کیا ہوا ہے؟؟ شاہ میرے (بیجان) نے۔۔ نور بولتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی

کچھ کہا ہے؟ بی جان نے پریشانی سے پوچھا

نور خاموش رہی تو بی جان کو غصہ آیا۔۔ میں ابھی خبر لیتی ہوں اسکی۔۔ نسرين شاہ کو میرے کمرے میں بھیجو

--بی جان نے نسرین کو آواز دے کر کہا تھا۔۔ کچھ دیر بعد شاہ بی جان کے کمرے میں حاضر تھا۔۔ جی فرمائیں بی جان؟

شاہ تم نے نور کو کچھ کہا ہے؟ کیوں بچی کے پیچھے پڑی ہوئے ہو اور میں دیکھ رہی ہوں گھر کا سارا کام بھی یہی کرتی ہے۔۔ گھر کے ملازم مرگئے ہیں کیا اور اسکی رنگت دیکھو کیسی پیلی پڑ گئی ہے۔۔ ڈاکٹر کے پاس لے کے (😊) کرواؤ اسکا۔۔ بی جان نے شاہ کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔۔ check up جائو

نہیں بی جان مجھے نہیں جانا ڈاکٹر کے پاس۔۔ نور نے کہا

جبکہ شاہ غصے سے نور کو گھور رہا تھا اسکی وجہ سے بی جان اسے باتیں سنارہیں تھیں۔۔

بی جان میں تو کچھ نہیں کہا یہ رات سے روتی رہی ہے اسلیے اور میں نے رو روکا ہے کہ مت کیا کرو کام پر ان محترمہ کو ہی شوق ہے۔۔ شاہ نے چڑھ کے کہا تھا جبکہ نور نے مسلسل رونے کا شغل جاری رکھا ہوا تھا۔۔ نور کیا ہوا ہے میری جان کیوں ایسے رو رہی ہو؟؟ شاہ نے بی جان کے سامنے میٹھا بننے کی کوشش کی۔۔ اسنے بی جان کے سامنے بھی شرم نہیں آئی تھی۔۔

شاہ بیٹا نور گھر بیٹھ بیٹھ کے بور ہو جاتی ہے اسے باہر گھومنے لے کر جائو تھوڑا ماحول چینیج ہو گا۔۔

اسے تو میں ایسا گھوماؤ گا آج رات یہ سو گئی تو ناور نہ میرا نام بھی شاہ میرا سکندر نہیں۔۔ شاہ نے غصے سے سوچا تھا وہ بہت مشکل سے غصہ ضبط کر رہا تھا۔۔

جی جی بی جان آج آفس سے واپسی پر میں لے جائوں گا کہیں باہر شاپنگ بھی کروالائوں گا۔۔ شاہ نے (😊😊) مسکراتے ہوئے کہا تھا اور نور نے حیرت سے شاہ کو دیکھا تھا اسکے اس نالک پر

بی جان کو تسلی ہوئی تھی۔۔ اچھا اگر یہ ڈاکٹر پاس نہیں جاتی تو میں ڈاکٹر رفعت کو گھر بلا لیتی ہوں۔۔ ایک بار چیک اپ تو کرواؤ بی جان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔

جی جی بی جان جیسے اپکی مرضی۔۔ اوکے میں آفس کیلئے لیٹ ہو رہا ہوں۔۔ شاہ میر بی جان سے ملتے ہوئے اور ایک نظر نور پہ ڈالتے ہوئے آفس کیلئے نکلا تھا۔۔



She is pregnant 😊😊

کے بعد بی جان کو خوشخبری سنائی تھی۔۔ check up گھنٹے بعد لیڈی ڈاکٹر آئی تھی اور نور کے 1 کے بارے میں ہدایت کرتی چلی گئی۔۔۔ بی جان کی خوشی کی health تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر انکو نور کی انتہا نہیں تھی انکو اتنی بڑی خوشخبری ملی تھی 25 سالوں کے بعد انکے گھر میں رونق آنے والی تھی۔۔۔ شام کو شاہ گھر آیا تو بی جان نے اسے خوشخبری سنا کے اسکے سر پہ بمب پھوڑا تھا۔۔ بی جان اسے بتایا کہ نور کا پورا کریٹیکل ہوتے ہیں اسے کوئی کام نہیں Months خیال رکھنا ہے اور ڈاکٹر نے کہا ہے شروع کے کچھ کرنے دینے جبکہ شاہ کسی خیال میں گم تھا۔۔ نور بھی بہت خوش تھی ماں بننے کی خوشی ہی کچھ ایسی ہوتی ہے اسکے ساتھ ٹھیک ہو جائے گا وہ سوچ کے کچھ خوش ہو رہی تھی behavior۔۔ اسکا خیال تھا اب شاہ کا۔۔ شاہ گاڑی کی چابی اٹھا کے گھر سے چلا گیا۔۔

بی جان نے نور کو آرام کرنے کیلئے اسکے کمرے میں بھیج دیا۔۔



بی جان نور کدھر ہے؟؟ شاہ رات کو گھر لوٹا تو نور کے بارے میں پوچھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Mere Khawab Reza Reza | By Haya Sheikh (Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہی ہے جائو اسکے پاس
شاہ کمرے میں آیا تو نور پیٹ پہ ہاتھ رکھے مسکرا رہی تھی شاہ نے اسکے پیٹ پر اپنے تبسم رکھ دیئے۔۔ نور
اپنے خیالوں سے واپس آئی شاہ کو اپنے پیٹ پر جکھے دیکھا۔۔ شاہ آپ کب آئے؟؟ بس ابھی۔۔ شاہ نے
اسے گلے لگایا تھا۔۔ نور بہت بڑی خوشخبری دی ہے تم نے مجھے لیکن اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں تمہاری
ان باتوں کو بھول گیا ہوں مجھے میرا ہونے والا بچا بہت عزیز ہے۔۔ اور گھر کے کام بھی تم کرو گی زیادہ نہیں
کام۔۔ according اور میرے cooking بس
نور خاموشی سے سن رہی تھی۔۔ سن رہی ہو؟؟ شاہ نے پوچھا تھا۔۔
جی۔۔ نور نے جواب دیا۔۔ تبھی شاہ بولا کل کے لیے سوری مجھے تمہیں اس طرح چھوڑ کے نہیں آنا چاہیے تھا
اب سوری بولا ہے تو ہوائوں میں مت اڑنے لگ جانا۔ شاہ نور کے اور قریب ہوا۔ شاہ سوری۔ نور بولی
کس لیے؟؟ جو کچھ ہوا اس سب کے لیے۔۔
نہیں سوری نہیں ملے گی تم نے جو کیا وہ معافی کے قابل ہے ہی نہیں۔۔ اور تم آج کے بعد کسی نامحرم کے
سامنے نہیں آؤ گی۔ شاہ نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا۔۔ شاہ میری زندگی میں آنے والے آپ پہلے مرد
ہیں۔۔ میں بے حیا نہیں ہوں۔۔ جو کچھ ہوا وہ سب غلطی سے ہوا۔ اور غلطی تو اللہ بھی معاف کر دیتے ہیں
۔۔ میں نے شادی کے بعد آپ کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا سوائے آپ کے۔۔ (٢٠) آپ معاف کر دیں مجھے
آپ پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔ نور نے التجا کی تھی۔۔ شاہ بس اسے سن رہا تھا۔ اسنے جھٹکے سے نور کو دور کیا
اور کھڑکی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔۔

ہونے والے بچے کا ہی۔۔۔ چپ رہو گی کے نہی کمرے میں نور کی چیخ گونجی۔۔۔

شاہ آپ کیا کر رہے ہیں مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔

اپنے ہونے والے بچے کا ہی۔۔۔ چپ رہو گی کے نہیں؟؟ شاہ نے اسے چپ کروایا تھا۔۔۔ کمرے میں نور کی

شیخ گونجی تھی۔۔۔ شاہ پر تو جنون سوار تھا۔۔۔ وہ مساسل نور کو تکلیف دیتا رہا۔۔۔



کیلے لے گیا۔۔۔ check up دو دن کے بعد شاہ نور کو لیڈی ڈاکٹر کے پاس

آپ کا پہلا بچہ ہے یہ۔۔۔ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔ شاہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔ ماشا اللہ آپ

کی بیوی بھی بہت پیاری ہے۔۔۔ ڈاکٹر نے خوشدلی سے کہا تھا۔۔۔ نور شرمناک تھی۔۔۔ چیک اپ کے بعد اب

شاہ کی برابر والی سیٹ پر بیٹھی تھی۔۔۔

شاہ میر صاحب مجھے آپ سے اکیلے میں کوئی بات کرنی ہے۔۔۔ ڈاکٹر نے شاہ کو مخاطب کیا تھا۔۔۔ نور کو اسنے

کچھ دیر کیلے باہر بٹھایا تاکہ ڈاکٹر کی بات سن سکے۔۔۔ جی ڈاکٹر صاحبہ؟؟ شاہ ڈاکٹر کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔

کا health دیکھیے شاہ میر صاحب مجھے آپ سے یہ کہنا ہے کہ آپ کو اپنی بیوی کا خیال رکھنا ہو گا۔۔۔ انکی

ہے جو ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ یہ Depression کا۔۔۔ اور آپکی بیوی کو Baby اپنے ہونے والے

لیں اور باقاعدگی سے انہیں دیں اور انکی خوراک پر خاص توجہ دیں۔۔۔ Medicine

As a Doctor its my duty to give suggestion ..

ڈاکٹر نے تفصیل سے بات کی تھی۔۔۔

Ok doctor

Wait شاہ نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا۔ اور ڈاکٹر سے اجازت لیتا باہر آیا تھا جہاں نور بیٹھی اسکا لیتا نور کو گھر چھوڑا تھا Medicines سے Medical store کر رہی تھی۔ اسنے نور کو لیا اور اور خود آفس کیلئے روانہ ہوا تھا۔



نور نے گھر آنے کے بعد کھانا بنایا تھا۔ شاہ کے کپڑے دھوئے تھے پھر پریس کیے تھے۔ بی جان نے لاکھ منا کیا تھا لیکن اس نے ایک نہیں سنی تھی انکی۔ بی جان کرنے دیں نایہ میرا بھی تو گھر ہے۔۔ نور ہر بار ہنس کے کہہ دیتی۔۔

نور کبٹ میں کمرے رکھ رہی تھی۔ شاہ بیڈ پے لیٹا گیم کھیل رہا تھا۔
(نور ادھر آؤ۔۔ اچانک اس نے نور کو بلایا۔ نور کو لگا اسکی خیر نہیں ہے اب Medicines وہ کھڑی سوچ رہی تھی جب شاہ نے دوبارہ بلایا۔ یہاں انوں نور۔۔ کیا سوچ رہی ہو یا ابھی لینی ہیں تم نے۔ نور نے شاہ کے پاس بیٹھتے ہوئے میڈیسن لی اور شاہ کے کندھے پر اپنا سر رکھ دیا۔ اور اسکے گال پر اپنا لمس چھوڑا تھا۔ شاہ آپ میری زندگی میں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ میرے اور اس بچے کیلئے۔ شاہ آپ مجھے چھوڑیں گے تو نہیں نا؟؟؟ آپ پلیز مجھے معاف کر دیں۔ اس دنیا میں آپ کے علاوہ میرا اور کوئی نہیں ہے۔ نور بے بسی کی انتہا پر تھی۔۔

نور کیا باتیں لے کر بیٹھ گئی ہو؟؟ سوچا اور مجھے بھی سونے دو۔ شاہ نے اپنے اوپر سختی کا خول چڑھایا ہوا تھا

جو نور کی باتوں پر زرا سا بھی نہیں پگھلا تھا۔۔

شاہ میں آپکو نہیں سونے دوں گی۔۔ شاہ نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔ کیا واقعی؟؟ شاہ نے اسکی بات کا اور

مطلب لیا تھا جبکہ نور نے اسکے اس انداز پر زبان دانتوں تلے دبائی تھی۔۔ شاہ میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔

جب کے شاہ نے اسکی بات ان سنی خردی اور وہ بے اختیار نور کو لیٹا کر اسکی گردن پر جھکا تھا۔۔ نور نے

آنکھیں موند لیں تھیں۔۔ وہ اس شخص کی سنگت میں خوش تھی۔۔ بس غلط فہمی کی جو دیوار ان کے درمیان

کھڑی تھی اسے نور کو ہر حال میں ختم کرنا تھا۔۔

نور نے محبت سے شاہ کے گردن کے گرد بازو جھانک لیے تھے۔۔۔

شاہ میں آپکی سنگ اپنی پوری زندگی گزارنا چاہتی ہوں۔۔ میرے جذبات آپ سے جڑے ہیں۔۔ نور نے

محبت سے شاہ کو مخاطب کیا تھا۔۔

وہ ایک دوسرے کے محرم تھے بے شک حلال رشتوں میں ہی سکون میسر ہوتا ہے۔۔ وہ لڑکیاں جو خود کے

بنائے ہوئے حرام رشتوں میں سکون ڈھونڈتی ہیں انہیں سکون کبھی میسر نہیں ہوتا۔۔ اور پھر انکی کی گئی یہ

غلطی انہیں بہت نقصان دیتی ہے۔۔ انکی آنے والی زندگی میں بھی رکاوٹ بن کے کھڑی ہو جاتی ہے۔۔

نور سے ایسی غلطی تو نہیں ہوئی تھی لیکن نا سمجھی اور دوست کی باتوں میں آکر اس سے ایک غلطی ہوئی تھی

۔۔ اسے وہ غلطی ٹھیک کرنے تھی۔۔ اپنے پاکباز ہونے کا یقین دلانا تھا اسے۔۔

😊😊 رات گزر رہی تھی اور چاند کی چاندنی ان دونوں کو دیکھ کے مسکرا رہی تھی



اگلی صبح روشن طلوع ہوئی تھی۔۔ شاہ جاگنگ کے لیے باہر گیا ہوا تھا اور نور واشر روم میں بے تھی۔۔ جب شاہ کا موبائل بجنے لگا۔ نور نہا کے نکلی تو شاہ کا موبائل بج رہا تھا اس نے موبائل کو ایک نظر دیکھا تھا اور اسکی لکھا آ رہا تھا۔ اللہ نے Noor's father calling خوشی کی انتہا نہیں رہی تھی کیونکہ موبائل پر نور کی سن لی تھی۔۔ اس نے بے تابی سے موبائل اٹھایا تھا۔

اسلام و علیکم ابا۔۔ میں نور بول رہی ہوں۔۔ نور خوش ہوتے ہوتے رو پڑی تھی۔۔ نور کو معاف کر دیا تھا انہوں نے۔۔ انکا دل کہتا تھا (۴) نور میری بچی کیسی ہو؟؟ انکی آواز بھی نم ہوئی تھی کے انکی نور کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔۔ غصے میں انہوں نے جو قدم آٹھایا تھا اس پر شرمندہ تھے۔۔ وہ انکی اکلوتی اولاد تھی انہیں بہت عزیز تھی۔۔ بیگم کے جانے کے بعد ان کے پاس یہی ایک رشتہ بچا تھا۔۔ میں ٹھیک ہوا با آپکو بہت یاد کرتی یوں آپ پلیز آئیں نا مجھ سے ملنے۔۔ نور رو رہی تھی۔۔ شاہ اسی وقت کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔ ابا نے اسے بتایا تھا کہ شاہ انکے دوست کا بیٹا ہے۔۔ شاہ کے باپ اور نور کے باپ نے بچپن ایک ساتھ گزارا تھا۔۔ اور شاہ کے والد چاہتے تھے وہ اس دوستی کو رشتہ داری میں بدلیں۔۔ نور کے ابا اور شاہ کے ابا کے سٹیٹس میں بہت فرق تھا لیکن شاہ کے والد نے اس بات کو کبھی اہمیت نہیں دی تھی۔۔

شاہ کے والد اس دنیا میں نہیں رہے تھے لیکن ان کی اس خواہش کا بی جان کو پتا تھا اور وہ ہمیشہ سے شاہ کو نور کے متعلق بتاتی آئیں تھیں۔۔ پھر جو نور سے یہ غلطی ہوئی تھی تب نور کے والد کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا انہوں نے شاہ سے التجا کی تھی کہ وہ نور کو اپنالے۔۔ یہ رشتہ جڑنے سے پہلے نور کے والد نے شاہ کو

ساری سچائی بتادی تھی۔۔ شاہ نے اپنے والد کے کہے کا مان رکھا تھا اور اس رشتے کیلئے راضی ہوا تھا۔۔ لیکن اس کے دل میں نور کے بارے میں غلط فہمی نے جنم لیا تھا۔۔
بند کی تھی۔۔ call کچھ دیر تک بات کرنے کے بعد نور نے
میرا موبائل تم نے کیوں اٹھایا ہوا تھا؟ شاہ نے سوال کیا تھا۔
☺ وہ ابا کی کال آئی تھی۔۔ شاہ آپ کو پتا ہے ابا نے مجھے معاف کر دیا ہے۔۔ نور خوشی سے بتا رہی تھی۔۔
.. ہم اچھی بات ہے



تھا۔۔ شاہ میں بھی بہت چیلنج آیا 6th month دن ہفتوں اور مہینوں میں بدل رہے تھے۔۔ نور کو اب 6
تھا وہ اب نور کا خیال رکھتا تھا۔۔ گھر کے کام اب ملازمہ کرتی تھی۔۔ نور مکمل ریٹ کر رہی تھی۔۔
یہ ایک جس زدہ دن تھا۔۔ بی جان قریبی رشتہ داروں کی شادی میں گئی ہوئی تھیں۔۔ وہ بیڈ پے بیٹھی ٹی وی دیکھ
رہی تھی دوپٹہ ایک سائیڈ پر پڑا تھا۔۔ اسے اب اپنے بھاری ہوتے وجود سے شرم آتی تھی۔۔ وہ شاہ کے
سامنے آتے ہوئے بھی شرماتی تھی۔۔

شاہ روم میں آیا تھا نور نے جلدی سے ڈوپٹا لینا چاہا۔۔ شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔ تم مجھے ایسے ہی اچھی لگتی ہو
۔۔

شاہ نے نور کو محبت سے دیکھا تھا۔۔ نور شرم سے گلابی ہو رہی تھی۔ شاہ نے اسے نظروں میں لیا ہوا تھا۔۔

hahahah how sweet

😊😊 نے لات ماری baby کیا ہوا؟؟ نور نے پوچھا تھا۔۔

ہاہاہا باپ کی طرح شیطان ہے۔۔ نور نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔ شاہ اب اسکا خیال رکھتا تھا اور اسے کسی طرح رہتی تھی۔۔ upset نہیں کرتا تھا۔۔ نور کی طبیعت بھی hurt بھی

اچھا سنو جی۔۔ نور نے شاہ کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔۔

جلدی آجاؤ ہم Dear baby شاہ نے اسے دیکھتے ہوئے چٹکی کاٹی تھی پھر نور کے پیٹ پر ہاتھ رکھا۔۔ دونوں کو آپکاشت سے انتظار ہے۔۔ شاہ نے شرارت سے کہا تھا۔۔

شاہ آپ بھی نا۔ ایسے کہہ رہے ہیں جیسے وہ سن رہا ہے۔۔ نور نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔

میرا بچہ میری مرضی۔۔ شاہ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تھا۔۔

دونوں کی ایک وقت میں ہنسی گونجی تھی

😊😊😊😊😊😊

اچانک رات کے کسی پہر نور کو درد ہونے لگا تھا۔۔ وہ تکلیف سے اٹھی تھی۔۔ شاہ اس کے ساتھ بے خبر سو رہا تھا۔۔ شاہ۔۔ شاہ۔۔ نور نے شاہ کو آواز دی تھی۔۔ نور کی آواز سے شاہ کی آنکھ کھلی تھی۔۔

کیا ہوا؟؟ شاہ نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔۔ شاہ مجھے بہت درد ہو رہا ہے۔۔ نور کے ڈیوری کے دن بھی قریب تھے۔۔

چلتے ہیں۔۔ شاہ نے جلدی میں اپنی فیملی کی لیڈی ڈاکٹر کو Hospital شاہ جلدی سے اٹھا تھا۔۔ چلو

آنے کو کہا تھا۔۔ Hospital کی تھی۔۔ اور نور کی طبیعت کا بتایا۔۔ ڈاکٹر نے call

شاہ نے بی جان کو نہیں بتایا کہ وہ پریشان ہوں گی۔۔

۔۔ ڈاکٹر نے شاہ کو خوشخبری سنائی۔۔ شاہ گھر (😊) فجر کا وقت تھا جب نور نے گول مٹول سے بیٹے کو جنم دیا

سے بی جان کو بھی لے آیا اور نور کے والد کو بھی اطلاع دی۔۔

میں نور کے پاس موجود تھے۔۔ نور بہت ہی خوش تھی کیونکہ شاہ خوش تھا hospital کچھ دیر بعد سب

😊۔۔

دیکھو بچو نام تو میں ہی رکھوں گی اپنے لال کا۔۔ بی جان نے خوش ہوتے ہوئے نور اور شاہ سے کہا۔۔

بی جان آپ کا زیادہ حق ہے آپ ہی رکھیں گی نام۔۔ نور نے محبت سے اپنے بیٹے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

تو اس کا نام آیان رکھا ہے میں نے۔۔ شاہ تمہیں اعتراض تو نہیں۔۔ بی جان نے شاہ سے سوال کیا تھا۔۔

ارے نہیں بی جان مجھے کیوں اعتراض ہونے لگا۔۔

جی جی اماں جان بہت ہی پیارا نام ہے نور کے والد نے بھی تعریف کی تھی۔۔ اور بی جان کی گود سے اس گول

مٹول سے بچے کو لے کے چوما تھا۔۔ اور نور کو پیار سے گلے لگایا تھا۔۔

😊 نور انتہائی خوش تھی۔۔ کیونکہ اسکی زندگی سے غم کے بادل چھٹ گئے تھے۔۔



نور اپنے کمرے میں آیان کو گود میں لے کر بیٹھی تھی۔۔ جب شاہ آفس سے واپس آیا تھا۔۔

آیان سو گیا ہے؟؟ شاہ نے نور سے پوچھا تھا۔۔

جی بس ابھی ابھی سویا ہے۔۔ شاہ نے جھک کر اپنے چاند سے بیٹے کو پیار کیا تھا۔۔

دیکھ رہا ہوں محترم نے رنگ اور ہونٹ تمہارے چرائے ہیں۔۔ جوانی میں کیا غضب ڈھائیں گے یہ۔ شاہ نے شرارت سے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔

یہ محترم بھی بڑے نواب ہیں۔۔ سونے کے علاوہ کوئی کام بھی نہیں ہے۔۔ جب میرا اس کے ساتھ کھلنے کو دل کرتا ہے تب یہ سوئے ہوتے ہیں۔۔ اور جب مجھے اپنی بیگم کی ضرورت ہوتی ہے تب یہ صاحب اٹھ جاتے ہیں

زندگی مکمل تھی لیکن نور ☺☺ نور اسکی باتوں پر ہنستی چلی گئی اسے ہنستا ہوا دیکھ کے شاہ بھی ہنسنے لگا تھا۔۔
کو یہ نہیں پتا تھا کہ اسکی زندگی میں ابھی ایک بدترین انکشاف ہونا باقی ہے



کر Read آج کا سورج روشن طلوع ہوا تھا۔۔ شاہ اپنے آفس میں تھا۔۔ وہ اپنی آفس چیئر پر بیٹھا کچھ فائلز ہوا۔۔ knock رہا تھا۔۔ جب ڈور

Yes

Page | 40

شاہ نے اندر آنے کی اجازت دی۔۔۔

ارے وقاص تم۔۔ آؤ آؤ آج بڑے دنوں بعد شکل دکھائی ہے۔۔ آنے والا وقاص تھا شاہ کے دوست علی کا بھائی۔۔

شاہ نے اس سے سلام لیا تھا

جی شاہ بھائی سوچا آج چکر لگا لوں۔۔ اور آپ کے بیٹے کی بھی مبارک باد دے آؤں۔۔ علی بھائی اور بھابھی نے گھر آنا تھا آپکے لیکن میں نے سوچا میں آپکے آفس میں ہی مل کے مبارک باد دے دیتا ہوں۔۔ وقاص ☺ نے دانت نلاتے ہوئے کہا

خیر مبارک۔۔ اچھا کیا تم آئے۔۔ شاہ نے جواب دیا۔۔

بھابھی جان کیسی ہیں ہماری۔۔ وقاص نے معنی خیز انداز سے پوچھا تھا۔۔

شاہ کو بہت برا لگا تھا لیکن وہ غصہ ضبط کر کے خاموش رہا۔۔ تبھی وقاص بولا تھا

والی ہے ناجس کی رنگین Facebook ویسے شاہ بھائی آپس کی بات ہے۔۔ یہ رنگ برنگی چڑیا وہی تصویریں سب کے دلوں میں بجلیاں گرا گئیں تھیں۔۔ وقاص نے دل پر ہاتھ رکھ کے کمینی مسکراہٹ سے کہا تھا۔۔

شاہ کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔ اس نے آگے بڑھ کر وقاص کے منہ پہ مکار سید کیا تھا

How dare u ??

تمہاری ہمت بھی کیسی ہوئی میری بیوی کے بارے میں ایسی گٹھیا بات کرنے کی۔۔
ارے بس کرو شاہ جیسے تمہیں تو کچھ پتا نہیں ہے سب جانتے ہو تم بس نا جاننے کا نالٹ کر رہے ہو۔۔ وقاص
نے اپنے ہونٹ سے خون صاف کرتے ہوئے کیا تھا

Shut up

میں تمہارے منہ سے ایک لفظ ناسنوں۔۔ دفعہ ہو جاؤ تم یہاں سے۔۔ اور کسی کی بیوی بیٹی کے بارے میں
ایسی بات کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک لو تم جیسے گھٹیا لوگ ہوتے ہیں جو معصوم لڑکیوں کی
pics عزتوں کو اچھالتے ہیں انکی غلطی نا ہوتے ہوئے بھی۔۔۔ تمہاری بہن ہے نا؟؟ اگر اسکی کوئی
کرسوشل میڈیا پر اچھالے تو؟؟ بتاؤ قصور کس کا ہوا؟؟ شاہ انتہائی غصے میں تھا۔۔

شاہ زبان سنبھال کر بات۔۔۔ تم اپنی زبان سنبھال کے بات کرو۔ شاہ نے دھاڑتے ہوئے اسکی بات کاٹی
تھی۔۔ نور میری بیوی ہے میری عزت ہے اور اگر میری عزت پر ایک حرف بھی آیا تو بہت برا ہوگا۔
ابھی صرف مکالمہ اگلے دفعہ جان بھی لے سکتا ہوں۔۔ اب دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔

Get out ..

شاہ نے اسے باہر کاراستہ دکھایا تھا۔۔ وقاص منہ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔ اسکے جانے کے
بعد شاہ نے غصے سے ٹیبل پر پڑی ساری چیزوں کو ہاتھ مار کر گرا دیا تھا۔۔ اور گاڑی کی چابی آٹھاتے وہاں سی
ے نکلا تھا۔۔



انتہائی رُش ڈرائیونگ کر کے وہ 10 منٹ میں گھر پہنچا تھا۔۔۔ نور۔۔۔ نور۔۔۔ گھر آتے ہی اس نے غصے میں نور کو آوازیں دیں تھیں۔۔۔

آفس میں تو اس نے نور کی سائیڈ لیتے ہوئے وقاص کو منہ توڑ جواب دیا تھا۔۔۔ کیونکہ اسے دل گواہی دیتا تھا نور ایسی نہیں ہے ضرور اس کے ساتھ کسی نے برا کیا ہے۔۔۔ لیکن اب نور پر اسے غصہ آرہا تھا۔۔۔
ہاں جی شاہ۔۔۔ نور بی جان کے کمرے سے باہر آئی تھی۔۔۔ پیچھے بی جان بھی تھیں انہوں نے آیان کو پکڑا ہوا تھا۔۔۔

بی جان کو حیرت ہوئی تھی کیونکہ انہوں نے شاہ کو پہلے کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا۔۔۔
شاہ آگے بڑھا تھا اور اس نے غصے میں نور کو کلائی سے پکڑا تھا۔۔۔ میرے ساتھ کمرے میں چلو وہ نور کو گھسیٹتے ہوئے لے کے جا رہا تھا۔۔۔

شاہ کیا ہوا ہے ایسا کیا بتائیں مجھے؟؟ نور نے ڈرتے ہوئے پوچھا تھا لیکن شاہ نے کوئی جواب نہیں دیا وہ نور کو کمرے میں لے جانے لگا تھا۔۔۔ بی جان بھی روکتی رہی تھیں لیکن شاہ نے نور کو کمرے میں لے جا کر زوردار آواز سے دروازہ بند کر دیا تھا۔

بی جان پریشانی کے عالم میں کھڑی تھیں۔۔۔

شاہ نے کمرے میں آکر نور کو بیڈ پر دکھا دیا تھا۔۔۔

تم کب تک میرا صبر آزماؤ گی نور۔۔۔ تمہاری ایک غلطی نے میرا سکون برباد کر دیا ہے۔۔۔ تم پر کوئی انگلی اٹھائے تو مجھے تکلیف ہوتی ہے تم بیوی ہو میری۔۔۔ میرے بچے کی ماں ہو۔۔۔ تم کہتی ہو جو کچھ ہوا اس میں

تمہاری غلطی نہیں ہے لیکن میں کیسے مان لوں۔۔ شاہ نے نور کی کلائی مڑوڑی تھی۔۔ نور نے تکلیف اور بے یقینی سے شاہ کو دیکھا تھا۔۔ نور کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے جن کو دیکھ کر شاہ نے اسکی کلائی چھوڑی تھی اور بے بس سا صوفے پر جا کے بیٹھا تھا۔۔

میرا کوئی قصور نہیں ہے شاہ جو کچھ ہوا وہ میری غلطی تھی میری نا سمجھی تھی۔۔ لیکن میں نے کچھ بھی جان بوجھ کے نہیں کیا۔۔ مجھے آیان کی قسم۔۔ آپ میرا یقین کریں۔۔ وہ بیڈ سے اٹھ کر شاہ کے پاس آئی تھ اور نیچے زمین پر بیٹھ کر شاہ کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اسے امید بھری نظروں سے دیکھا تھا۔۔
☹️☹️ شاہ پلیر میرا یقین کریں

شاہ نے اسے ایک نظر دیکھا تھا اور اسے وہیں چھوڑ کر باہر چلا گیا تھا۔۔ لاونج میں بی جان بیٹھی تھیں وہ شاہ کو آوازیں دیتے رہیں تھیں۔۔ لیکن وہ بغیر سنے گھر سے نکل آیا تھا۔۔
بی جان پریشانی میں نور کے پاس گئی تھیں۔۔ جو فرش پر بیٹھی رو رہی تھی۔۔ نور کیا ہوا بیٹا۔۔ کیا ہوا ہے شاہ کو؟؟ کیا کہا اسنے تمہیں؟؟ لیکن نور روئی چلی جا رہی تھی۔۔ اسنے بی جان کو کچھ نہیں بتایا تھا۔
رات کو شاہ گھر آیا تو ابھی تک ویسی ہی بیٹھی رو رہی تھی۔۔ بی جان نے اسے بتایا تھا کہ اسنے کچھ نہیں کھایا۔۔ شاہ نور کا کھانا لے کر کمرے میں آیا تھا۔۔
بس کرو نور کتنا رو گی۔۔ کچھ کھا لو۔۔

شاہ آپ نے مجھے معاف نہیں کیا نا؟ آج پھر کسی کی باتوں میں آگئے نا آپکو میں ہی غلط لگی۔۔ نور نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔

sorry نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔ react مجھے ایسے i am sorry ایسا نہیں ہے مجھے غصہ آگیا نور شاہ نے بے بسے سے کہا تھا۔۔

نہیں شاہ آپ مت سوری بولیں۔۔ شاہ نے اسے گلے لگایا تھا۔ ان کے درمیان جو بھی غلط فہمی تھی نور کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیسے دور کرے۔۔ کوئی سرا اس کے ہاتھ نہیں آرہا تھا۔۔



شاہ مجھے شاپنگ کے لیے لے چلیں۔۔ آیان کی بھی بہت سی چیزیں لینی ہیں۔۔ اس بات کو بہت سے دن گزر گئے تھے۔۔ آج سنڈے تھا اور شاہ گھر پہ تھا وہ بیڈ پر لیٹا گیم کھیل رہا تھا جب نور نے اسے مخاطب کیا تھا

--

یار تم ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤں نا۔۔ مجھے آپکے ساتھ جانا ہے پلیز لے چلیں۔۔ اچھا پھر چلو۔۔ شاہ نے اٹھتے ہوئے گاڑی کی چابی اٹھائی تھی۔۔ آیان بی جان کے پاس تھا۔۔ نور نے بڑی سی چادر اوڑھی تھی۔۔

شاہ نے اسے دیکھا تو اس کے پاس آیا تھا۔۔ نور تم نقاب کیا کرو مجھے اچھا لگے گا میں نہیں چاہتا کسی مرد کی نظر سمجھو۔۔ نور نے سر ہلایا تھا۔۔ اسے خوشی ہوئی request میری بیوی پر پڑے۔۔ اسے حکم نہیں میری تھی اسکا ہمسفر اسکا محافظ ہے۔۔

شاپنگ مال پہنچ کر 2 گھنٹے لگا کر اس نے شاپنگ کی تھی۔ وہ اس وقت شاہ کے ساتھ مال سے باہر نکلی تھی اپنی گاڑی میں بیٹھنے لگی تھی کہ اچانک ایک مانگنے والی نور کی طرف آئی تھی۔۔ بی بی اللہ کے نام پہ میری مدد کر

دیں۔۔ نور نے مڑ کر مانگنے والی کو دیکھا تھا اور دنگ رہ گئی تھی۔۔ وہ خالہ تھیں۔۔ اسکی دوست سدرہ کی
۔۔(◡)◡ ماں

خالہ آپ؟؟ نور نے بے یقینی سے پوچھا تھا۔۔ نور کی آواز سے خالہ نے اسے پہچانا تھا۔۔



خالہ نے نور کو آواز سے پہچانا تھا۔۔ نور بیٹا تم؟؟ خالہ نے حیرانی سے نور کو دیکھا تھا۔۔
نور بیٹا تم کہاں چلی گئی تھی۔۔

تمہاری شادی کے بعد میں نے تمہیں کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا جب مجھے سچائی پتا چلی۔۔
خالہ روتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

خالہ آپ اس طرح یہاں؟؟ آپ بتائیں کیا ہوا ہے آپکے ساتھ؟؟

نور نے پریشانی میں پوچھا تھا۔

بیٹا تم میرے ساتھ گھر چلو۔۔

مجھے تمہیں بہت کچھ بتانا ہے بیٹا۔۔ انکار مت کرنا

خالہ نے نور سے التجا کی تھی۔۔

نور نے پریشانی میں شاہ کی طرف دیکھا تھا۔

شاہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔

خالہ آئیں آپ گاڑی میں بیٹھیں۔۔

نور نے خالہ کو گاڑی میں بٹھایا تھا۔

خالہ کے گھر پہنچتے تک خالہ روتی رہی تھی۔ نور اپنی جگہ الگ پریشان تھی۔



خالہ کے گھر پہنچ کر وہ لوگ گاڑی سے اترے تھے۔

اپنا علاقہ اور وہ گلیاں جہاں نور نے بچپن گزارا تھا۔

نور کو دن یاد آئے تھے۔ اس نے آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو صاف کیا تھا۔

خالہ سدرہ کہاں ہے؟ کیا اسکی شادی ہو گئی؟

نور نے گھر میں سدرہ کو ناپا کر سوال کیا تھا۔

خالہ رونے لگی تھی اور انہیں بیٹھنے کا کہہ کر دوسرے کمرے میں چلی گئیں تھیں۔

سدرہ۔۔ سدرہ ادھر آؤدیکھو کون آیا ہے۔

خالہ سدرہ کو لیکے کر آئیں تھیں۔

اور سدرہ کی جیسے ہی نظر نور پر پڑی تھی وہ دوڑ کر نور کے گلے لگی تھی۔

میری دوست۔۔ تم کہاں چلی گئی تھی۔

مجھے معاف کر دو۔

سدرہ مسلسل روتے ہوئے نور سے معافی مانگ رہی تھی۔

نور نے الجھ کے سدرہ کو دیکھا تھا۔

میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا تھا نور۔۔
اور دیکھو تمہارے ساتھ غلط کیے جانے کی سزا میں آج تک بھگت رہی ہوں۔۔
سدرہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔
سدرہ مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔
تم ایسے کیوں کہہ رہی ہو؟؟
نور کو کچھ سمجھ نہیں آئی تھی۔۔
نور تم مجھے ہمیشہ سے اپنی دوست مانتی تھی۔۔
لیکن میں ہمیشہ تم سے حسد کرتی آئی۔۔
تم خوبصورت تھی اور میں تمہاری خوبصورتی سے جلتی تھی۔۔
میں تمہیں بہت نقصان پہنچانے کی کوشش کی لیکن تم بچ جاتی تھی۔
میں نے اس پان والے کے ساتھ مل کر تمہیں پھنسانے کی کوشش کی۔۔
وہ فیک آئی ڈی اسی کی تھی۔۔ میں نے تمہیں اکسایا تھا کہ تم اسے تصویریں بھیجو۔
اور پھر میرے کہنے پہ ہی اس نے تمہاری تصویریں نیٹ پر ڈال کر تمہیں بدنام کیا۔۔
سدرہ یہ کہتے ساٹھ ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔۔
خالہ بھی رو رہی تھی۔۔
نور پٹھی نگاہوں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔

شاہ اپنی جگہ گنگ تھا۔۔
اور تمہیں پتا ہے نور وقت نے میرے ساتھ ایسا کھیل کھیلایا۔۔
اس پوپان والے اور بابور کشتے والے۔۔ ان دونوں نے مل کر میرا ریپ کیا۔۔
سدرہ نے کچھ دیر بعد دوبارہ بات شروع کی تھی وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔
صحیح کہتے ہیں۔۔ کہ ہم جو دوسروں کے لیے برا کرتے ہیں نا وہ کہیں نا کہیں سے لوٹ کر ہماری طرف ہی آتا ہے۔۔ اسی کو مکافات عمل کہتے ہیں۔۔
اس بدنامی کا بوجھ نہیں سہہ پایا سدرہ کا باپ اور وہ دنیا سے چلا گیا۔
بیٹا میں نے بھی تو کچھ اچھا نہیں کیا تمہارے ساتھ۔۔
محلے کے ہر گھر میں میں نے برائی کی تمہاری۔۔
تمہارا باپ بدنامی کا بوجھ ناسہتے ہوئے تمہیں یہاں سے لے کر چلا گیا۔۔
سدرہ کی ماں بھی روتے ہوئے بتا رہی تھی۔۔
اللہ کی لائٹھی بڑی بے آواز ہے پتر۔۔
میں نے بھی اولاد کا دکھ دیکھا۔ اور جن کی اولاد ایسی ہوتی ہے نا ان کے ماں باپ کو ایسے ہی دکھ جھیلنے پڑتے ہیں۔۔
تو بے قصور تھی بیٹا۔ سدرہ نے جو کیا اسکی سزا ہم کاٹ رہے ہیں بیٹا۔۔
نور میں بولنے کی سکت نہیں تھی۔۔

ایسا لگتا تھا کسی سے جان نچوڑ لی ہے اسکی۔۔

مجھے معاف کر دو نور۔۔

سدرہ نے نور کے پاؤں پکڑے تھے۔۔

اللہ تب تک معاف نہیں کرتا جب تک اس کا بندہ نامعاف کرے۔۔

تم معاف کر دو گی تو شاہد اللہ بھی معاف کر دیں مجھے۔۔

خدا کے لیے مجھے معاف کر دو نور۔۔

نور یکدم اٹھی تھی۔۔

نور ایسے مت جائو میں بہت تکلیف میں ہوں نور۔۔

نور نے کرب سے آنکھیں بند کر کے کھولی تھیں۔۔

سدرہ میں نے تمیں معاف کیا۔۔

تمہارے دیے دکھوں کا بوجھ میں نے آج تک اٹھایا ہے۔۔ آج وہ بوجھ اتر گیا ہے۔

میں تمہیں معاف کرتی ہوں کیونکہ آج تم نے اعتراف کیا ہے تو میں شاہ کی نظروں میں سرخرو ہوئی ہوں

--

تم ناملتی تو ناجانے کب تک میں یہ بوجھ اٹھائے پھرتی۔۔ شاہد مرتے دم تک

نور نے سدرہ کو دیکھے بغیر بات کی تھی۔

بھائی آپکی بیوی بے قصور ہے۔۔ یہ پاک ہے اسکی گواہی میں آپکو دیتی ہوں۔

شاہ نے سدرہ کو دیکھ کر سر ہلایا تھا۔۔

اور خالہ آپکو بھیک مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

آپ مجھے بیٹی کہتی ہیں تو میں آپکو ماں کی جگہ سمجھتی ہوں۔۔ آپکو کسی چیز کی بھی ضرورت ہوئی آپ مجھے بتائیں گی۔۔

اور یہ میرا کارڈ ہے کوئی بھی مسئلہ ہوا آپ مجھے بتا سکتی ہیں۔۔

شاہ نے پہلی بار بولا تھا

جیتے رہو بیٹا۔۔ سدرہ کی ماں نے کہا تھا۔۔

اور وہ دونوں وہاں سے نکل آئے تھے۔۔

سارا راستہ نور روتی رہی تھی۔۔



گھر پہنچ کر نور اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔ وہ ابھی تک صدمے سے باہر نہیں نکلی تھی۔۔ اسکی دوست

اس کے ساتھ ایسا

کر سکتی ہے۔۔

نور کو آیان کا بھی ہوش نہیں تھا۔۔

بی جان بھی پریشان تھیں۔۔

آخر کار انہیوں نے شاہ کو بیٹھا کے پوچھ لیا تھا۔۔

شاہ نے ایک گہری سانس لی تھی۔۔
اور ساری بات انکو بتادی تھی۔۔
بی جان حیران پریشان سرپکڑ کے بیٹھی تھی۔۔
اتنا ظلم اس معصوم بچی کے ساتھ۔۔
شام کو بی جان نور کے کمرے میں گئی تھیں اور اسے گلے لگالیا تھا۔۔
نور میری بچی اتنا بڑی بات تم اکیلے برداشت کرتی رہی۔۔
تمہارے ساتھ اتنا برا ہوا شاہ نے اتنے دکھ دیے تم نے ایک بار بھی زبان نہیں کھولی۔۔
ایک بار مجھے بتاتی تو سہی۔
آپکو کیا بتاتی بی جان۔۔ آپکو بتانے سے میری ذات پر جو کچھ اچھا لے گئے وہ دھل جاتے۔۔؟؟
مجھے لگتا تھا میں آپکو بتاؤں گی تو مجھے یہاں سے بھی نکال
دیا جائے گا۔۔
پھر میں کہاں جاتی۔۔
نور انتہائی دکھ سے بول رہی تھی۔۔۔
بی جان نے بے اختیار اسکا ماتھا چوما تھا۔۔
میری بچی۔۔ بس اب نہیں رونا۔۔ اب سب ٹھیک ہو گیا نا۔۔
بس اب بالکل نہیں روؤں گی تم۔۔ بی جان نے اسے آنسو صاف کیے تھے۔۔ نور نے انکی گود میں سر رکھ لیا

تھا۔۔



رات کو شاہ کمرے میں آیا تو نور آیان کو فیڈ کروا رہی تھی۔۔

اسنے آیان کو بیڈ پر لٹایا وہ سوچکا تھا۔۔

وہ آٹھ کے جانے لگی۔۔ جب شاہ نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا تھا۔۔

کہاں جا رہی ہو؟؟ شاہ نے محبت سے پوچھا تھا۔۔

وہ بی جان کو دیکھنے انہوں نے کھانا کھایا کہ نہیں۔۔

نور شاہ کو دیکھنے سے گریز کر رہی تھی۔۔

کھالیا ہے۔۔ ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو۔۔

شاہ نے اسے اپنے پاس بٹھایا تھا۔۔

نور جانتیوں تمہارے ساتھ بہت غلط ہوا ہے۔۔ اور میں بھی غلط کیا تمہارے ساتھ۔۔

پلیز تم مجھے معاف کر دو۔۔

I am really sorry for everything

شاہ نہیں آپ ایسے سوری مت بولیں۔۔ میں جانتی ہوں شک پیدا ہو ہی جاتا ہے۔۔ مجھے بس خوشی ہے۔۔

کہ آپ کے سامنے ساری سچائی آگئی ہے۔۔

اور میرے دل پر جو بوجھ تھا وہ بھی اتر گیا ہے۔۔

آپ نے دل سے معاف کیا نا مجھے؟؟

ہاں نور میں تمہیں بہت پہلے معاف کر چکا تھا۔ لیکن دل میں ایک خلش باقی تھی۔ آج وہ بھی مٹ گئی
نور نے اسے مسکرا کے دیکھا تھا

پتا ہے نور جب بی جان نے مجھے تمہارے بارے میں بتایا تھا میں سوچتا ہوتا تھا تم کیسی ہو گی۔۔

پھر یہ بات ہو گئی اور جب تمہارے باپ نے مجھ سے التجا کی کہ میں تمہیں نکاح میں لے لوں۔۔ تب مجھے
غصہ آیا تھا بابا یہ کہ وہ کیسی لڑکی کو میرے لیے پسند کر گئے ہیں۔۔

پر آج سوچتا ہوں تو بابا کا یہ فیصلہ مجھے بالکل ٹھیک لگتا ہے۔۔

شاہ نور کا ہاتھ پکڑ کر محبت سے کہہ رہا تھا۔۔

مجھے بھی یہی لگتا تھا کہ ابانے میرے لیے صحیح فیصلہ نہیں کیا۔۔

مجھے بوجھ کی طرح اتار پھینکا۔ لیکن آپ کے ساتھ رہتے ہوئے مجھے کب آپ سے اتنی شدید محبت ہوئی اندازہ
ہی نہیں ہوا۔۔

نور کا لہجہ خوشی سے سرشار تھا۔۔

ٹھنڈی ہوا کا جھونکا آیا تھا جیسے وہ بھی آج ان کی مکمل زندگی کیلئے خوش ہو۔۔

نور اور شاہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے مسکرا دیئے تھے

چاند بھی مسکرایا تھا۔۔

اور ابھی نور کو اپنے رب کے آگے سجدہ شکر بجالانا تھا۔۔

♥♥ بے شک وہ رب بہترین کار ساز ہے

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

آج شاہ آفس سے جلدی واپس آ گیا تھا۔

Page | 54

نور کو ڈھونڈتے ہوئے اس نے کچن میں جھانکا تو نور کمر کے گرد ڈوپٹہ لپیٹے کام میں مگن تھی۔

شاہ اسکو دیکھ کے بھرپور انداز میں مسکرایا تھا۔

😊 ہائے میں صدقے میری چھوٹی سی ماسی

شاہ نے آگے بڑھ کے اسکی ناک کھنچی تھی۔ اور نور جو بڑے انہمناک سے پکوڑے تلنے میں مصروف تھی

اچانک چونکی تھی

نور نے مصنوعی غصے سے گرم چمچ شاہ کے سامنے کیا تھا۔ 😞 ماسی کس کو بولا

ارے ارے مزاق کر رہا ہوں میری شہزادی۔

چلو کمرے میں چلو تمہیں سر پر اُتر دینا۔

شاہ نور کو کندھوں سے پکڑ کر باہر لے جانے لگا۔

شاہ میں وہ بنا رہی جل جائیں گے۔

وہ نسرین بوا دیکھ لیں گی۔ شاہ نے اسکی ایک نہیں سنی تھی اور اسے کمرے میں لے آیا تھا۔

یہاں بیٹھو۔ اور یہ دیکھو۔

شاہ نے اسے بٹھاتے ہوئے ایک لفافہ نکال کے اسے دیا۔

یہ کیا ہے۔۔؟؟

عمرہ کے ٹکٹ۔۔ شاہ نے خوشی سے کہا تھا

نور نے انتہائی خوشی سے دیکھا تھا

کیا واقعی شاہ؟؟

ہاں میری جان۔۔ کچھ دنوں بعد ہم عمرہ کرنے جائیں گے انشاء اللہ

نور بہت خوش تھی۔۔

شاہ آیاں تو بہت چھوٹا ہے۔۔ میرے بغیر کیسے رہے گا۔۔

ارے ہمارا شہزادہ بھی ساتھ جائے گا نا۔۔

کچھ دنوں کے بعد وہ عمرہ کے لیے روانہ ہوئے تھے

نور اور شاہ نے عمرہ کے تمام فرائض انجام دیئے تھے۔۔

نور بہت خوش تھی کب سوچا تھا کہ زندگی اتنی حسین ہوگی۔۔

وہ دونوں اس وقت کعبہ کے صحن میں بیٹھے تھے۔۔ آیاں فرش پہ سویا ہوا تھا۔۔

شاہ میں نے کب سوچا تھا۔۔ کہ مجھے اتنا اچھا ہمسفر ملے گا اور ہم دونوں اللہ کے گھر میں اس طرح ایک ساتھ

بیٹھے ہوں گے۔۔

نور کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی جاری تھی

پتا ہے شاہ میرے ساتھ جب یہ سب کچھ ہوا اماں چلی گئی۔۔ لگتا تھا زندگی ختم ہو گئی ہے۔۔

میں سوچتی تھی میں انجانے میں ایسا گناہ کیا ہے کہ اللہ مجھے کبھی معاف نہیں کریں گے۔۔

لیکن میں غلط تھی۔۔ اللہ تو سب سنے اور جاننے والا ہے۔۔

شاہ خاموشی سے اسے سن رہا تھا۔۔

جب آپ نے میرا اعتبار نہیں کیا تھا تو دل کرتا تھا میں کہیں دور نکل جاؤں

خود کو گم کر لوں چپھالوں کہیں۔۔۔ مجھ سے آپ کی نفرت بھری نظریں سہی نہیں جاتی تھی۔۔

ہر نماز میں دعا کرتی تھی آپ کا دل موم ہو جائے میری طرف سے آپ بھی مجھ سے ویسی محبت کرنے لگیں

جیسی میں کرتی ہوں۔۔

نور نے شاہ کو دیکھا تھا

جو نرم آنکھوں سے خانہ کعبہ کو دیکھ رہا تھا

نور مجھے تم سے بہت محبت ہے اتنی شدید محبت کہ میں بیان ہی نہیں کر سکتا۔۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ

ہم ہمیشہ خوش اور مطمئن رہیں۔۔ مرنے کے بعد بھی میں جنت میں تمہارا ساتھ مانگوں گا۔۔

شاہ کہہ رہا تھا اور وہ سوچ رہی تھی کیا یہ خواب ہے۔۔

اسے یاد آیا تھا کہ عمیرہ احمد کا ایک ناول پڑھا تھا اسنے ایک دفعہ اس

ناول میں بھی تو ایسا ہوا تھا۔۔

تب وہ سوچتی تھی کیا حقیقت میں بھی ایسا ہوتا ہے؟؟ لیکن آج حقیقت سامنے تھی تو وہ کھل کے مسکرا دی

تھی۔۔

شاہ جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اسے مسکراتا دیکھ کے وہ بھی مسکرا دیا۔

2 years later

Page | 57

نور آنیہ کو اٹھا کے روم میں آئی تو آیان نور کی جیولری بکھیر کے بھٹا تھا۔

آیان یہ کیا کر دیا ہے۔۔ ساری جیولری بکھیر کے بیٹھے ہوئے۔۔

نور نے اپنا ماتھا پیٹ لیا تھا۔۔

Box آیان اب بہت شرارتی ہو گیا تھا۔۔ مجال ہے جو نور کی کوئی چیز سلامت رہتی۔۔ کل نور نے یہ

نکالا تھا اور وہ غلطی سے باہر رہ گیا تھا اور اب آیان نے حشر کر دیا تھا۔

آنہ ابھی چند ماہ کی تھی۔۔ نور اسکو سنبھالتی تھی اور چیزوں کا خیال ہی نہیں رہتا تھا اسے۔۔

اتنے میں شاہ اندر آیا تھا۔

ارے بھائی کیوں ڈانٹ رہی ہمارے شہزادے کو۔

بابا۔ آیان چھلانگ لگاتے ہوئے شاہ کی طرف بڑھا تھا۔

اوہ میری جان۔۔ شاہ نے اسے اٹھا کر پیار کیا تھا۔

بابا ہماری ماما شے کٹی ہے (بابا ہماری ماما سے کٹی ہے)

ہا ہا ارے جناب ماما سے کیوں کٹی ہونے لگی۔

(سے box ماما کھینے نہیں دیتیں) شے Bos ماما کھانے نی دیت

ہاہا۔۔ ارے آپ ایسا کیا کرو چوری چوری کھیل لیا کرو اٹھا کہ۔۔

نور نے گھور کے دیکھا تھا۔۔

😊 بہت اچھا کارنامہ سکھا رہے ہیں آپ اسے۔

بابا چلیں ناباہل جا کے کھیلتے ہیں۔۔ آپ اول میں ایک تیم میں ماما اور آنی ایک تیم میں۔۔ وہ آنیہ کو آنی کہتا تھا

شاہ اور نور دونوں ایک ساتھ ہنسے تھے۔۔

ارے یار آنی چھوٹی ہے وہ نہیں کھیل سکتی۔۔

بابا چلیں۔۔ آیان نے بال اٹھائی تھی۔۔ اور شاہ کا ہاتھ پکڑتا باہر چل دیا تھا۔۔

نور نے مسکراتے ہوئے آنیہ کو جھولے میں لٹایا تھا۔۔ اور خود وضو کرنے چل دی تھی۔۔

نماز کا وقت ہو چکا تھا۔۔



Few months later

تھی۔۔ شاہ نے پورے گھر کو سجاوایا تھا۔۔ wedding anniversary آج شاہ اور نور کی

رکھی تھی۔۔ party اسنے بہت بڑی

سب کو مدعو کیا تھا

آیان بچوں کے ساتھ لان میں بھاگتا پھر رہا تھا۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Mere Khawab Reza Reza | By Haya Sheikh (Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

بی جان آنیہ کو گود میں لے کر بیٹھی تھیں۔۔

آنیہ گول مٹول سی گڑیا لگ رہی تھی۔۔

😊 پنک کلر کا باری فراک تھا اور سر پہ پنک کلر کا ہیر بنڈ تھا۔۔ جبکہ بال ناہونے کے برابر تھے

تمام گیسٹ آچکے تھے۔۔ جب شاہ اور نور ایک ساتھ آتے دیکھائی دیئے تھے

بلو کلر کا پینٹ کوٹ پہنے۔۔ بالوں کو جیل لگائے ایک طرف سیٹ کیئے وہ آج بھی بے حد ہنڈ سم لگ رہا تھا۔۔

جبکہ نور نے پیچ کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی۔

جس کے بیک پر لمبی سی ڈوری تھی جس کو باندھ کر میکسی میں لچک آتی تھی۔۔

شاہ اپنی پسند سے لایا تھا۔۔ اور نور پہ وہ نیچ رہا تھا۔۔

بالوں کو کرل کیے ایک طرف ڈالا ہوا تھا اور ڈوپٹا شانوں پر پھیلا رکھا تھا۔۔ وہ ہلکے میک آپ میں غضب ڈھا رہی تھی۔۔

دونوں ایک دوسرے کی سنگت میں چلتے ہوئے آئے تھے۔۔

سب نے انکی جوڑی کو سراہا تھا۔۔

کچھ دیر کے بعد دونوں نے مل کر کیک کاٹا تھا۔۔

ریفریش منٹ کے بعد فوٹوشوٹ ہوا تھا۔۔ انکی فیملی آج مکمل تھی۔۔ اور نور بے حد خوش تھی

نور کے والد نے نور کو گلے لگا کر ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دی تھی۔۔

اس طرح یہ پارٹی اپنے اختتام کو پہنچی تھی



Page | 60

رات بہت دیر کے بعد وہ اپنے روم میں آئے تھے۔۔ آیان بی جان کے پاس سوتا تھا اور آنیہ اپنے جھولے میں سکون سے سو رہی تھی۔۔

نور بی جان کو دودھ دینے کے بعد اپنے روم میں آئی۔۔
اسے ابھی چینیج کرنا تھا اور سونا تھا۔۔

دے دو۔۔ time جب شاہ نے اسے بلایا تھا۔۔ ادھر آؤ یار آج تو مجھے بھی
شاہ مجھے چینیج کرنا ہے۔۔ میک اپ بھی دھونا ہے۔۔

او نہہ آج کوئی بہانا نہیں۔۔

شاہ اٹھ کر اسکے پاس آیا تھا اور اسکی کمر کے گرد بازو جمائل کیے تھے۔۔

پتا ہے تمہیں کتنا ٹڑپاتی ہو تم مجھے۔۔

نور شرم سے مسکرا رہی تھی۔۔

۔ میکسی ڈھلک کے کندھوں سے نیچے آ (٩)(٩)(٩) جب شاہ نے اسکی کمر کے پیچھے ڈوری کھول دی تھی۔
چکی تھی۔۔

شاہ نے ایک ایک کر کے اسکے جھمکے بھی اتار دیے تھے۔۔

اور اس کے ہونٹوں پہ اپنے لب رکھ دیے۔۔

وہ اسے اٹھا کر بیڈ پر لے آیا تھا
وہ جھکنے لگا تھا جب نور نے کہا تھا۔۔

Page | 61

شاہ۔۔

I love u

I love u too

😊😊😊 میری جان۔۔

آج پھر پورا چاند تھا۔۔ رات گزر رہی تھی اور چاند ایک بار پھر سے ان دو پیار کرنے والوں کو دیکھ کر مسکرا دیا
تھا۔۔

The End ♥

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو گا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و

عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین